کو شہید کروا کے ملک کو انگریزوں کی غلامی میں دے دیا۔

4 = 1774ء میں ہی روہیلہ سردار رحمت خان کے خلاف انگریزوں کی مدد کرنے والا شجاع الدولہ بھی سبائی تھا۔

## ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ابن سبأ کے مہلک اور انتہائی مضر فتنے کا احادیث مبارکہ میں ذکر نہیں ملتا۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ اس کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً (1) خوارج کا ظہور (2) چشمہ خواب پر (جنگ جمل سے واپسی) ایک ام المؤمنین رضی اللہ عنہا پر کتوں کا بھونکنا (3) سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی صلح پر تحسین رسول ﷺ (4) شہادت عثمان رضی اللہ عنہ (5) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حد سے گزرنے والے دو گروہوں کی ضلالت (6) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینے والی جماعت کا ذکر (7) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لینے کی تلقین۔ یہ تمام پیشنگوئیاں اسی سبائی شرانگیز جماعت کا ہی ذکر ہے، جس سے دور رہنے کا حکم دیا گیا۔

ثبوت کے لیے احادیث مبارکہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:

حدیث نمبر 1۔ "اللہ سے ڈرنا، اللہ سے ڈرنا، میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے معاملات میں"۔ (ترمذی 5/653)

حدیث نمبر 2۔ "جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا بھلا کہتے ہیں، تو کہو: اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر" (ترمذی 5/654)

حدیث نمبر 3۔ "میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا مت کہو۔ جس نے ان کو برا کہا، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (فتوح الغیبہ ص / 193)

حدیث نمبر 4۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ "اللہ عزوجل نے مجھ کو چنا۔ اور میرے لیے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چنا۔ پھر ان میں سے کسی کو میرا انصار و مددگار بنایا، اور کسی کو رشتہ دار بنایا، اور یہ امر واقعی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو ان کی تنقیص کرے گی۔ خبردار! نہ ان کے ساتھ کھاؤ، نہ ان کے ساتھ پیو۔ خبردار! ان کے ساتھ رشتہ نہ کرو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ ان پر اللہ کی لعنت ہو چکی"۔ (فتوح الغیبہ۔ ص / 193)

(جاری ہے)

قسط: ۵

# نماز استسقاء کے آداب و احکام

أبو عبدالقدیر عبدالوھّاب خان

## ۱۵۔ مقتدیوں کا بھی چادر پلٹانا

اس مسئلے میں قائلین تحویل کے دو مختلف اقوال ہیں:

{1} شافعیہ، مالکیہ اور بعض علماء کے نزدیک مقتدیوں کے لئے بھی امام کی اقتداء میں چادروں کا پلٹانا مستحب ہے۔

[المنهاج شرح النووی ۱۸۸/۶، سبل السلام ۱۰۵/۲]

ابن رشد کہتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک جب امام کھڑے کھڑے اپنی چادر پلٹائے تو مقتدیوں کو بیٹھے بیٹھے اپنی چادریں پلٹانا چاہئے۔[ بداية المجتهد ۲۰٤/۱ ]

مالکیہ میں سے ابن الماجشونؒ نے کہا ہے کہ عورتوں کے لیے چادر پلٹانا مستحب نہیں ہے۔[فتح الباری ۵۷۹/۲]

{2} امام لیث بن سعدؒ اور قاضی ابو یوسفؒ کے نزدیک صرف امام کے لئے چادر کا پلٹانا مستحب ہے، مقتدیوں کے لیے مسنون نہیں۔[فتح الباری ۵۷۹/۲]

"ھدایۃ" میں ہے کہ لوگوں کو چادر نہیں پلٹانا چاہیے، کیونکہ "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا۔" امام زیلعیؒ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اولاً : عدم روایت، عدم وقوع کی دلیل نہیں۔

ثانیاً : لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں چادریں پلٹائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر اعتراض نہیں فرمایا، پس یہ (کم از کم) حدیث تقریری ہے، جو ایک شرعی حجت ہے۔[نصب الراية ۲۴۳/۲]

{ترجیح} اس مسئلے میں پہلا قول (باستثناء مستورات) راجح ہے۔ کیونکہ مندرجہ ذیل حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے:

قال الإمام أحمد – رحمة الله عليه – في مسنده :

حدثنا يعقوب: بن إبراهيم بن سعد الزهري (ثقة فاضل، من التاسعة)[تهذيب ۳۸۰/۱۱]

نا أبي: إبراهيم بن سعد بن إبراهيم( ثقة حجة، تُكلم فيه بلا قادح، من الثامنة) [۱۲۱/۱]

عن ابن إسحاق: محمد بن إسحاق بن يسار (إمام المغازی، صدوق يدلس، من الخامسة )

ثني عبد اللہ بن أبي بكر: بن محمد بن عمرو بن حزم المدنی القاضی (ثقة من الخامسة)

عن عباد بن تميم: الأنصاری المازنی المدنی ( ثقة، من الثالثة، وقيل إن له رؤية)

عن عبد اللہ بن زيد بن عاصم: الأنصاری المازنی ( رضی اللہ عنہ ، استشهد بالحرة عام ٦٣هـ)

وكان أحَد رهطه، قد شهد معه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أحُدا. قال: "قد رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حين استسقى لنا، أطال الدعاء وأكثر المسألة، قال: ثم تحول إلى القبلة وحوّل رداء ه و قلبه ظهراً لبطنٍ و تحول الناسُ معه." [مسند أحمد ٤١/٤]

عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے استسقاء کیا' تو بہت لمبی دعا فرمائی اور اللہ سے بکثرت حاجت طلب فرمائی اور قبلہ رُخ ہو کر اپنی چادر پلٹائی۔ اس کا اندرونی حصہ باہر اور بیرونی حصہ اندر کر دیا۔ اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پلٹائیں''۔

اس حدیث کی سند میں ابن اسحاق چوتھے درجے کا مدلّس ہے۔ لیکن یہاں واضح اتصال ہے اور کوئی ظاہر خرابی نہیں۔ اس لئے حسن الإسناد ہے۔ و اللہ اعلم

امام ابن حجرؒ اور امیر صنعانیؒ نے اس حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے لفظ ''وحوّل الناس معه ''نقل کیا ہے ۔

[دیکھیے: فتح الباری ٥٧٩/٢' سبل السلام ١٠٥/٢]

نیز انہی الفاظ کے ساتھ امام حاکمؒ نے بھی روایت کیا ہے اور ''صحيح على شرط مسلم'' قرار دیا ہے۔

[دیکھیے: عون المعبود ٤٥٣/١]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسند احمد کے مطبوعہ نسخے میں ایک (ناء) زائد ٹائپ ہوا ہے۔ و اللہ اعلم

## ۱۶۔ چادر پلٹانے کا طریقہ

{1} عن عباد بن تميم عن عمه رضی اللہ عنہ قال "خرج النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلى المصلى يستسقى واستقبل القبلة فصلى ركعتين و قلب رداء ه" . قال سفيانؒ فاخبرني المسعوديؒ عن أبي

بکرؓ قال:" جعل اليمين على الشمال۔" [بخاری مع الفتح ۲/۵۹۸]

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدگاہ تشریف لا کر استسقاء کیا' قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور اپنی چادر پلٹائی۔" ایک روایت میں ہے کہ: "چادر کا دایاں کنارہ بائیں طرف پر کر دیا۔"

اسی کے مطابق سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے "فجعل عطافه الأيمن على عاتقه الأيسر وجعل عطافه الأيسر على عاتقه الأيمن، ثم دعا الله عزوجل" (۱/۶۸۸)

"چادر کا دایاں پلو بائیں کندھے پر، اور بایاں پلو دائیں کندھے پر ڈال دیا۔ پھر اللہ عزوجل سے دعا کی"۔

{2} قال أبو داؤد: حدثنا قتيبة بن سعيد: (ثقة ثبت)

حدثنا عبدالعزيز: (بن محمد الدراوردی: صدوق، كان يحدث من كتب غيره فيخطئ)

عن عمارة بن غزية (لا بأس به) عن عباد بن تميم أن عبد الله بن زيد ﷺ قال:

"استسقىٰ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعليه خميصة له سوداء، فأراد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أن يأخذ بأسفلها فيجعله أعلاها فلما ثقلت قلبها على عاتقه"۔ [سنن أبی داؤد ۱/۶۸۸، مسند أحمد ۴/۴۱) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقاء کیا' اس وقت آپ ایک کالی لکیر دار چادر زیب تن کئے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چادر کا نچلا پلو تھام کر اس کو اوپر پلٹانا چاہا۔ جب اس طرح پلٹانا بھاری ہوا ' تو اسے اپنے کندھے پر پلٹا لیا۔"

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوسرے طریقے کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طریقے کا ارادہ فرمایا تھا، پھر بوجہ مشقت کندھوں پر پلٹانے کا طریقہ اختیار فرمایا۔

امام ابن حجرؒ نے بھی اسی کو احوط کہا ہے۔ [فتح الباری ۲/۵۷۹]

☆ فتح الباری کے حاشیے پر سماحة الشيخ ابن بازؒ نے پہلے طریقے کو ترجیح دیتے ہوئے کہا ہے کہ کندھوں پر پلٹانا ہی بہتر اور احوط ہے، کیونکہ اس کی حدیث زیادہ صحیح' اور اس پر عمل زیادہ آسان ہے۔ [۲/۵۷۹]

{ ترجیح } سماحۃ الشیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی بات راجح ہے۔ کیونکہ ہم سب کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: "ما خير النبي ﷺ بين أمرين إلا اختار أيسرهما ما لم يكن إثماً" یعنی جب بھی

رسول اللہ ﷺ کو اپنے رب کی طرف سے دو چیزوں میں اختیار حاصل ہوتا تو آپ ﷺ ہمیشہ زیادہ آسان چیز کو اختیار فرماتے تھے"۔ [صحیح البخاری کتاب الحدود باب إقامة الحدود والانتقام لحرمات الله حدیث:۲٦۸۸ ، صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث:۲٤۹٥]

## ۱۷۔ چادر پلٹانے کی حکمت :

عن جعفرؒ بن محمدؒ عن أبیه قال: "استسقی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وحول رداء ه لیتحول القحط" [الدارقطنی ۲/٤٦] امام محمد باقر رحمة اللہ علیہ نے کہا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقاء میں اپنی چادر پلٹائی' تاکہ قحط کی حالت بدل جائے۔"

امام احمد کے فرزند ارجمند ابوعبدالرحمٰن عبد اللہ نے وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے "قلب الرداء حتی تحول السنة یصیر الغلاء رخصا" [مسند احمد ٤/٤۱]

"چادر پلٹائی تاکہ قحط سالی بھی پلٹ جائے۔ یعنی گرانی' فراوانی سے بدل جائے۔"

## ۱۸۔ چادر کب تک اسی حالت میں رکھی جائے؟

الشیخ عبدالعزیز السلمانی نے لکھا ہے کہ لوگوں کو چادر پلٹانے کے بعد اسی حالت میں ہی رکھنا چاہیے، یہاں تک کہ لباس تبدیل کرتے وقت اسے اتارا جائے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ سے یہ منقول نہیں ہے کہ انہوں نے چادریں دوبارہ سیدھی کرلی ہوں۔ [اتحاف المسلمین بما تیسرمن أحکام الدین ص:٤۳۲]

## ۱۹۔ استسقاء کی دعائیں:

(۱) "اللّٰهُمَّ اسْقِنَا' اللّٰهُمَّ اسْقِنَا' اللّٰهُمَّ اسْقِنَا" [بخاری ۲/٥۸۲]

"یا اللہ! ہمیں پانی پلا دیجیے"۔ (تین مرتبہ) (اللّٰهُمَّ اسْقِنا اَسْقِنا فعل لازم ومتعدی دونوں درست ہیں)

(۲) "اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا' اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا' اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا" [بخاری ۲/٥۸۹' مسلم ٦/۱۹۱]

"اے اللہ! ہم پر بارش نازل کیجیے' ہماری فریاد رسی کیجیے"۔ (تین مرتبہ)

(۳) "لآ إله إلا اللّٰہ العظيم الحليم، لآ إله إلا اللّٰہ رب العرش العظيم، لآ إله إلا اللّٰہ رب السموت ورب الأرض ورب العرش الكريم".

[بخاری ۱۱/۱۴۹-۱۵۰، مسلم ۱۷/۴۷]

اللّٰہ ﷻ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو عظمت والا اور حوصلہ والا بردبار ہے۔

اللّٰہ ﷻ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، جو عرش عظیم کا مالک ہے۔

اللّٰہ ﷻ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں، جو آسمانوں کا پروردگار، زمین کا پالنہار اور عزت والے عرش کا اکیلا رب ہے"۔

(٤) ﴿ لآ إله إلآ أنت سبحانك إني كنت من الظلمين ﴾ [الأنبياء/۸۷]

"تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، تو ہر عیب ونقص سے پاک ہے، یقیناً میں گناہگاروں میں سے تھا"۔

مسلمان یہ قرآنی دعا جس مقصد کے لئے پڑھے، اللّٰہ قبول فرمائے گا۔[ترمذی ۵/۴۹۵، صححه الالبانی]

(۵) "يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث" [ترمذی ۵/۵۰۴، وحسنه الالبانی]

"اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ سے کائنات کا نظام سنبھالنے والے ﷻ! میں تیری ہی رحمت کے لئے فریاد کناں ہوں"۔

(٦) "اللّٰهم صيباً نافعاً" [بخاری ۲/۶۰۲، نسائی ۳/۱۶۴]

"اے اللّٰہ! ہم نفع بخش بارش کے طلب گار ہیں"۔

(۷) "اللهم اسقنا غيثاً مغيثاً مريئاً مريعاً نافعاً غير ضار عاجلاً غير آجل"

[أبوداؤد ۱/۶۹۱]

"اے اللّٰہ! ہمیں ایسی بارش پلا دیجئے، جو تکلیف کو دور کرنے والی ہو، خوشگوار وخوش انجام ہو، سبزہ اگانے والی ہو، نفع بخش ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلد آنے والی ہو، دیر کرنے والی نہ ہو"۔

بعض روایات میں مریعاً کی جگہ "مُربِعاً" ہے۔ جس کا معنی ہے "بہار آفریں" [معالم السنن ۱/ ۶۹۱]

(۸) "اللهم انت الله لآ إلـه إلا أنـت الغنـي و نحـن الفقراء، أنزل علينا الغيث واجعل ما أنزلت لنا قوة و بلاغاً إلى حين" [أبو داؤد ۱/ ۶۹۳]

"اے اللہ! تو ہی معبود حقیقی ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو بے نیاز ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرمائیے، اور تو جو کچھ نازل فرمائے اُسے ہمارے لئے رزق کا ذریعہ اور ایک مدت تک کے لئے گزارہ کا سبب بنا دیجیے۔"

(۹) "اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً مُرِيْئاً طَبقاً غَدَقاً عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ".

[ابن ماجه ۱/ ٤٠٤ صححه الألباني، الإرواء: ۲/ ١٤٥]

"اے اللہ! ہمیں ایسی بارش پلا دیجیے جو مددگار ہو، خوش انجام ہو، چھا جانے والی ہو، موسلا دھار ہو، جلد آنے والی ہو، تاخیر کرنے والی نہ ہو، فائدہ مند ہو، مضر نہ ہو۔"

(۱۰) "اللّٰهُمَّ إنَّا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ، لَيْسَ بِنَا غِنىً عَنْ سُقْيَاكَ" [أحمد و الحاكم]

" اے اللہ! یقیناً ہم بھی آپ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں، ہم تیری بارش سے بے محتاج نہیں ہیں"۔

یہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے دور میں ایک چیونٹی کی دعا تھی، جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔

[سنن الدار قطني ۲/ ٤٦]

(۱۱) "اللهم جَلِّلْنَا سحاباً كثيفاً قصيفاً دَلُوقاً ضَحُوكاً، تُمطِرُنا منه رُذاذاً قِطْقِطاً سَجلاً، يا ذا الجلالِ و الاكرام"

[بلوغ المرام ص ١٤٦ بحواله صحيح أبي عوانة ووَهَّنَه الحافظُ]

"اے اللہ! ہمارے اوپر ایسا بادل ڈھانپ دیجیے جو گھنا ہو، گرجدار ہو، خوب زور سے برسانے والا ہو، خوب چمکنے والا ہو، چھوٹے قطروں والا ہو، انتہائی باریک قطروں والا ہو، موسلا دھار برسنے والا ہو۔" [فقه الإسلام: ۲۵۸]

عربی زبان میں باریک ترین بارش کو: قِطْقِطٌ، باریک تر کو: رُذَاذٌ اور باریک کو: الطَّشُّ اور الطَّشَاشُ کہتے ہیں۔